REGISTERED

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۱۰ء	نمبر ۱۱

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں میار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ اسیوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالونمیں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئےجاویں کئی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب اُنکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اُردو ۱۲ر +
۲- حالات جاپان- قیمت ۳ر- کپڑا ۸ر +
۳- شریف بیبیاں- قیمت ۳ر- کپڑا ۶ر +
۴- گنجینہ اسلام- قیمت رومن اُردو ۸ر +
۵- موازنہ مذاہب- قیمت رومن اُردو ۸ر +
۶- سیر ہند قیمت باتصویر- عصم ر
۷- عزت بے مثال- قیمت ۲ر-۵ر-۸ر +
۸- دولت لازوال- قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +
۹- سمیر وائے- قیمت ۶ر-۱۰ر +
۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں- قیمت ۲ پائی +
۱۱- خاندانی فرایض- قیمت ۴ر-۱۲ر +
۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +
اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہی کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- ستیارتھ پرکاش درپن- قیمت ۸ر +
۲- اصلاح اخلاق- قیمت ۵ر +
۳- اصلاح تمدن- قیمت ۵ر +
۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی- قیمت ۳ پائی +
۵- یسوع مسیح کون تھا- قیمت ۱ر +
۶- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +
۷- رامپال سنگھ- قیمت ۲ر-۴ر +
۸- آواہ گون یا ابدی زندگی- قیمت ۲ر
۹- چندر لیلا- قیمت ۲ر +
۱۰- تلاش حق- قیمت ۲ر +
۱۱- رشیوں کا آبائی وطن- قیمت ۲ر +
۱۲- سمیر وائے- قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱- اسلام میں مسیح- قیمت ½۱ر +
۲- خدائے اسلام- قیمت ۲ر +
۳- ینابیع القرآن- قیمت ۳ر +
۴- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +
۵- الکفارہ- قیمت ۲ پائی +
۶- دین اسلام- قیمت ۱ر +
۷- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد- قیمت فی عدد ۳ پائی +
۸- ینابیع الاسلام- قیمت ۸ر +
۹- کشف القرآن- قیمت ۶ر +
۱۰- اثمار شیریں- قیمت ۵ر +
۱۱- فوز العظیم- قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچین بک سٹور لودہانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۸ مارچ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

گذشتہ چار سالوں میں شہر نیویارک میں ۹۰ تھیٹر بس اور ۲۱ نئے گرجے تعمیر ہوئے ✦

ایک شتر مرغ کے انڈے کا وزن تین پونڈ کا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ اُس میں ۲۴ مرغی کے انڈوں کی غذا ہے

پیرس کے سیلاب زدوں کے لئے مکتی فوج کے جنرل بوتھ صاحب نے بذریعہ تار ۱۰۰ پونڈ مدد کے لئے بھیجا ہے

گذشتہ پارلیمنٹ انگلستان میں ۱۳۴ بیرسٹر۔ ۱۲۰ سوداگر ۴۹ اہل علم جن میں مصنف اور ایڈیٹر بھی تھے ۴۰ فوجی ۴۵ ٹیس لوگ ۳۵ جہازوں کے مالک۔ ۱۲ کسان۔ ۱۰ ڈاکٹر ۹ دوکاندار اور ۷ مدرسوں کے استاد تھے ✦

ہندوستان میں ۶۰۰۰۰۰ اندھے آدمی ہیں ۲۷۵۰۰۰۰۰ آدمی ناخواندہ ہیں۔ جن کی آنکھیں تو ہیں پر علم سے بے خبر ہیں

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ لاہور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی عمارت کے لئے اُس کے سکرٹری صاحب مسٹر جی ڈی ٹرز کی محنت و کوشش سے ۵۰ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہے اور زیادہ کی بھی امید ہے۔ مسٹر ٹرز نے ۱۵۰۰۰ روپیہ دیا اور پنجاب سے ۱۰۰۰۰ روپیہ جمع ہوا امید ہے کہ بہت جلد یہ عمارت تیار ہو جاوے گی۔

دہلی کیمبرج مشن کے پادری ویسٹرن صاحب نے ہندو سادھو کی زندگی اختیار کی ہے اور وہ اب ننگے پاؤں اور ننگے سر گیروا بستر پہنے ہوئے سکول کے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے اور انہیں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں ✦

لاہور اور امرتسر کے بڑے شہروں میں اپریل مہینے میں مسیحی مذہب کے متعلق تقریروں کا انتظام ہو رہا ہے اور پادری سے فلنڈ صاحب محمدن مشن لکھنؤ سے اس کام کے لئے بلائے گئے ہیں ✦

لکھنؤ میں بھی ایک دخانی کارخانہ پارچہ بافی کا قایم کرینگے راجہ صاحب محمود آباد نے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے ✦

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۱۸۲۹۲ مرے صوبجات متحدہ ۲۰۴ م ۷ پنجاب ۶۲ ۳۷ مرے ✦

بنگال کے ڈنڈیراج پریس کے مالک کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا بعض اشتہاروں پر پریس کا نام شایع نہ کیا تھا ✦

میونسپلٹی لاہور کو مبارک باد ہے کہ شہر میں ہفتہ وار میلہ گدڑی بازار کا منظور کیا۔ یہ میدان تالاب واٹر ورکس واقعہ لنگی منڈی میں لگا کریگا۔ کمیٹی نے اس کے لئے ایک معقول رقم منظور کی ہے ✦

لاہور میں جینی طلباء کے لئے ایک بورڈنگ ہوس قائم کیا گیا۔ تمام پنجاب کے جینی رہ سکینگے ✦

پنجاب میں ۸۷ لاکھ ۴ ہزار ایکڑ زیر کاشت گیہوں ہیں۔ ۴۴ لاکھ ½ ۵ ہزار غیر نہری رقبہ ہے۔ اس کے علاوہ دیسی ریاستوں پنجاب میں رقبہ زیر کاشت گندم ۱۵ لاکھ ۸۵ ہزار ۲۰۰ ایکڑ ہے۔

ہوگلی کے تین دریائی ڈاکوؤں کو سشن ہائیکورٹ سے سزائے سخت ہوئی دو کو ۵ سال قید ہوئی تیسرے کو ۳ سال قید ہوئی۔ ایک ملزم نے بریت چاہی۔ خود چیف جسٹس نے فیصلہ دیا ہے۔

مضافات چمپارن کے مقتول مسٹر بلومفیلیڈ کا ایک مجرم جو نیپال پورے تین سال بعد پکڑا گیا۔ وہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء سے مفرور تھا۔ نیپال میں پناہ گیر تھا اُس کے دیگر ساتھی سزا پا چکے ہیں ✦

آگرہ کے میدان چاندماری سے دو گولے دیہاتیوں نے پائے اُن کے پھٹنے سے ۶ آدمی مرگئے ۷ آدمی زخمی ہوئے ✦

بجٹ ہند میں قریب پونے دو کروڑ روپیہ خسارہ پورے کرنے کو ولائتی شرابوں و تمباکو و چاندی پر محصول بڑھائینگے۔

گورنمنٹ نظام و سلطان نواز جنگ کے لین دین کا جھگڑا آخر کار طے پایا۔ ۴ برس کا پیچیدہ تھا نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نظام کو جو چھ لاکھ روپیہ دلوایا گیا۔ حالانکہ دو کروڑ ۷ لاکھ کا دعوے تھا۔ سلطان نواز جنگ ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ کا دعوے دار تھا جس میں سے صرف ۴ لاکھ صحیح پایا گیا نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نظام کو دو لاکھ روپیہ حاصل ہوا۔ سلطان کا چھ لاکھ روپیہ محسوب کیا گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

ہادی ایک ہی

جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہادی ہونا کیا ہے۔ اور نیز ہادی کی ضرورت بھی معلوم ہو گئی تو اب یہ بات سوچنی لازم ہے کہ کیا بہت سے ہادی یا رہنما ہو سکتے ہیں یا صرف ایک ہی ہونا چاہیے؟ یہ سوال غور طلب ہے کیونکہ دنیا میں بہت سے ہادی نظر آتے ہیں جو دعوا کرتے ہیں کہ وہ ہادی ہیں پر اُن کے دعویٰ کو آزمانا ضروری ہے اور اس لئے اس میں بڑی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں پر جس حال میں کہ خدا ایک ہے اور سب گنہگار گناہ کی نسبت ایک ہی حالت میں آ گئے ہیں تو خدا کی طرف سے دنیا میں مختلف ہدایتیں اور نجات کی تجویزیں الگ الگ نہیں ہو سکتیں جو ایک کے دوسری برخلاف ہو یا ایک ملک کے لئے ایک یا دوسرے ملک کے لئے دوسری ہو یا ہر ایک قوم کے لئے الگ الگ ہو۔ پر عقل اس بات کو باور کرتی ہے کہ جب خدا ایک ہے جو تمام عالم کا خالق اور مالک ہے تو وہ اپنے تمام کھوئے اور بھٹکے ہوئے بندوں کے لئے صرف ایک راہ نجات اور ہدایت دیگا نہ کہ مختلف قسم کی ہدایتیں دیکر اُن کو ایک گڑبڑی میں ڈالیگا جیسا کہ اب دنیا میں نظر آتا ہے۔ جب ہم اس اختلاف پر تھوڑا سا بھی غور کرتے ہیں تو ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی طرف سے مختلف ہادی ہوں جنکی ہدایت کا مضمون بھی مختلف ہو۔ اور وسایل نجات بھی علیحدہ علیحدہ ہوں۔ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ عام طور سے پند و نصیحت کرنے والے کثرت سے ہوں۔ نبیوں سے لے کر اُن کے شمار میں عام واعظوں اور علما کو بھی شامل کر لو اور ہر قسم کے ریفارمرز بھی اس میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ مگر نجات کے بڑے ضروری اور لازمی معاملے میں خاص ہادی اور منزل مقصود پر پہونچانے کا وسیلہ صرف ایک ہو گا نہ کہ دو و تین یا چار نہ کہ ہر ملک و قوم میں علیحدہ علیحدہ۔ پر تمام دنیا کے لئے صرف ایک ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے ناصح اس کی خبر یا بشارت دیں پر وہ صرف اکیلا سچا ہادی یا رہنما ہو جو سب کو حقیقی راہ پر لے چلے اور آخر کار بہشت میں پہونچا دے

جناب پادری اینڈریوز صاحب کے ذیل کے پُرزور فقرے عموماً کل مسیحی جماعت خصوصاً مشنری صاحبان کے بڑے غور و فکر کے لایق ہیں جو انہوں نے تعلیم یافتہ غیر مسیحیوں میں انجیل کی منادی کے متعلق بمقام آگرہ کہے تھے۔

”میں جدھر مشن کے کاموں کی طرف دیکھتا ہوں یہ الفاظ دیوار پر لکھے نظر آتے ہیں ”مینی مینی تیکل اوپرسین“ موجودہ ہندوستانی کلیسیا جس میں مغربی عیش و عشرت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اُنکی دیوار پر بھی یہی الفاظ نظر آتے ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کے گھروں میں بھی جنہوں نے اعلیٰ مشاہرہ کو اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے اُنکی دیوار پر بھی یہی الفاظ نظر آتے ہیں۔ ہمارے مشنری کارخانوں اور مشنری بنگلوں جہاں کل اشیاء عیش و آرام مہیا ہیں اُن کی دیواروں پر بھی یہی الفاظ نظر آتے ہیں تو پھر کیا ہم نے بھی فقیری کا بیڑہ اُٹھایا ہے؟“

اس پر ہمعصر دی انڈین کرسچن میسنجر مطبوعہ ۱۲ مارچ سنہ۱۹۱۱ء ذیل کی عبارت لکھتا ہے کہ ”ہم پادری اینڈریوز صاحب کے اصول اعظم یعنے فقیری یا بیراگ یا ترک دنیا بہ لحاظ روحانیت یعنے بے ہمہ یا با ہمہ کے قائل ہیں۔ مگر صاحب موصوف کے بیان سے صاف صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ کا مقصد ظاہری اور باطنی دونوں فقیری ہے یا صرف باطنی۔“

اگر صرف ظاہری فقیری سے غرض ہے تو اس کا نتیجہ آخر کار یہ ہوگا جو اس ملک میں نظر آ رہا ہے۔ کہ لوگوں نے محض فقیری کو وجہ معاش کا ایک عمدہ ذریعہ بنا کر اصل غرض کو بالکل بھلا دیا ہے جس سے عوام الناس کی نظروں میں وہ اب بالکل گرتے جاتے ہیں۔ پر اگر باطنی اور حقیقی فقیری اور عملی زندگی سے غرض ہے تو اس سے ہمارا بھی پورا اتفاق ہے۔ اور یہ ہی وہ ضروری عمل ہے جس کی ضرورت انجیل مقدس بتاتی ہے۔ جس کا ذکر خداوند یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ بلکہ اُس کی تمام تعلیم کا لب لباب ہے۔

ہم پنجاب ایجوکیشنل جرنل میں اس خبر کو پڑھکر بہت خوش ہوئے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بذات خود اپنی ریاست کے مدارس کا معائنہ کیا اور کامیاب طالب علموں کو دست خاص سے انعام تقسیم کئے اور گورمکھی دیہاتی مدارس کے لئے دس ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے کہ تمام ریاست میں ایسے سکول جاری کئے جاویں اور اس سے زیادہ امداد دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اور ساپنی ریاست میں ایک گورمکھی اخبار جاری کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ جو سید مشن کے مٹانے کے لئے خیر خواہ سرکار کے مضامین درج کیا کریگا۔ اور یہ بھی منظور فرمایا ہے۔ کہ سٹیٹ لائبریری بھی قایم کی جاوے جس میں اپ ٹو ڈیٹ کتابیں مہیا کی جاویں اور اُس کے متعلق ایک سائنٹیفک شاخ بھی جاری کی جاوے۔ اگریکلچرل بنکیں کے بھی جاری کرنے کا حکم دیا ہے امید ہے کہ بیدار مغز مہاراجہ صاحب ہر صورت سے اپنی ریاست کو رونق دینگے۔ اور رعیت کی بہتری کے کاموں میں خاص دلچسپی لیں گے۔ جس سے ترقی کی بڑی اُمید ہے۔

انتظام کیا جا رہا ہے کہ امسال جنگی محکمہ کے لئے خچر ملک چین سے خریدے جاویں۔





ہمعصر انڈیا کرسچن انڈیور بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۵ء میں ہم اس بات کو پڑھ کر بڑے خوش ہوئے کہ اس عالمگیر کانونشن کے موقعہ پر جو بمقام آگرہ منعقد ہوئی تھی۔ دنیا کے مختلف ممالک کے ڈیلیگیٹس بھی حاضر تھے اور مندرجہ ذیل ملکوں کی طرف سے Greetings بھیجی گئی تھی۔

۱۔ ملک جرمنی سے وہاں کی کرسچن انڈیور سوسائٹی نے مبارکباد بھیجی
۲۔ ملک فرانس " "
۳۔ ملک ہنگیری " "
۴۔ ملک اٹلی " "
۵۔ ملک آئیس لینڈ " "
۶۔ ملک میسی ڈونیا " "
۷۔ کاسٹاریقا " "
۸۔ برٹش گیانا " "
۹۔ سموآ " "
۱۰۔ فلیپن جزائر " "
۱۱۔ ملک سپین " "
۱۲۔ جنوبی افریقہ " "

کیسی خوشی کا مقام ہے کہ تمام دنیا میں کرسچن انڈیور کا کام ہو رہا ہے اور یہ سُست نہیں ہیں بلکہ ان میں بیداری کی روح رواں ہے اور وہ اپنے فرض کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس میں زیادہ سرگرمی بخشے۔

ملک فرانس کا اعلیٰ بینک سرکار ملک کی ضمانت پر تکلیف زدہ سوداگروں کو چار لاکھ فرینکس بغیر سود کے قرض دیگا

لکھنو کے سشن جج نے گیندہ اناتھ مودمار کو جس نے جھوٹی خبر دی تھی اور جس کی وجہ سے کئی اشخاص کے مکانات کی تلاشی بھی لیگئی۔ بجرم جھوٹی گواہی دینے کے تین برس قید سخت کی سزا دی +

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس الزام کو دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی ایک ہی آیت کافی ہو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسی اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا (النساء ۱۱ع)

ترجمہ، پس خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑ نہیں تکلیف دیجاتی تجھے۔ مگر تیری جان کی اور ایمان والوں کو ترغیب دلا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ لڑائی کو بند کردے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہی بند کرنے میں؛ اس آیت میں لڑائی کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے۔

اقول؛۔ آئیت مندرجہ بالا کیا بیشمار آئیتوں میں حکم لڑائی کا قرآن میں موجود ہے بحث اس پر تو نہیں ہے بلکہ اس پر ہے کہ لڑائی اور جنگ وجدل مسلمانوں کی طرف سے ہوتا رہا۔ خواہ وہ حکم مندرجہ قرآن کی رو سے کرتے رہے یا اپنی مرضی سے کرتے رہے پر جنگ ہوا بیشمار قریش مارے گئے۔ مظلوم اور زیر شدہ قریش پھر بھی اسلام سے مجرم ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور تمام کُشت وخون کا ذمہ دار اُن کو ٹھہرایا جاتا ہے حالانکہ پھر کہا جاتا ہے کہ سب کچھ خدا کے حکم سے ہوا! اگر حکم سے ہوا تو پھر بے چارے قریشیوں کا کیا قصور؟ جنگ وجدل کو روا رکھنے والے بانی اسلام اور پیرو اسلام ٹھہرتے ہیں۔ اب یہ بحث بالکل علیحدہ ہے کہ خدا کا حکم اس پر عمل بھی لایا گیا۔ ہمارے خیال میں یہ معاملہ دین میں جبر کا ہے۔ اور خدا ایسا حکم دے نہیں سکتا اور شروع سے ہمارا یہی اعتراض ہے۔ جس کا جواب اہل اسلام کے سر پر ہے۔ جس کو وہ خدا کا حکم کہہ کر ٹال جاتے ہیں۔ پر ہم تو اس کا ثبوت مانگتے ہیں محض قرآن کی آیت اس کا ثبوت نہیں ہو سکتی حالانکہ قرآن میں دوسری آیتیں موجود ہیں جو دین میں جبر کی ممانعت کرتی ہیں پس ہمارا اعتراض اس معاملے میں صاحب لاحل پڑا ہوا ہے۔

قولہ، اگر اور کوئی شخص تیرے ساتھ جنگ نہ کرے پھر بھی تجھے جنگ کرنا چاہئے۔ ہاں مومنوں کو ترغیب دو کہ وہ بھی ثواب میں شریک ہوں۔ مگر اصل ذمہ دار تو ہی ہے۔

اقول لیجئے صاحب یہاں تو پوری حقیقت خود کھلگئی قرآن کے معتقد آپ اقرار کرتے ہیں کہ جنگ کرنا محمدؐ صاحب کا فرض ٹھہر چکا تھا۔ چاہے ان سے کوئی جنگ کرے یا نہ کرے بس تو اس سے اب صاف واضح ہو گیا کہ اس معاملے میں بے چارے قریش بالکل بے قصور تھے۔ اور اُن کو مجرم ٹھہرانا بے انصافی ہے۔ جنگ کا ذمہ وار صرف حضرت محمدؐ صاحب مانے گئے۔ اور اُن کو جنگ کرنا ہی تھا اور اُنہوں نے زندگی بھر کیا اور نہ صرف خود کیا بلکہ مومنوں کو بھی اُس کا شایق بنا دیا چنانچہ اُن کے بعد خلفا اس کو برابر اُن کی تحریک کے بموجب قائم رکھتے رہے۔

قولہ۔ اگر جنگ کے آغاز کی بنا مسلمانوں کی تعداد ہوتی تو نبی کریم صلعم کو یہ حکم نہ ہوتا کہ اصل میں یہ حکم تیرے لئے ہے اور نہ خدا تعالیٰ لوگوں کا محتاج ہے دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے کسی فوج کی اُس کو ضرورت نہیں۔

اقول جنگ کی آغاز کی بنا حکم خدا مانا جاتا ہے جیسا کہ اس مندرجہ بالا آیت کا ندرج ہے پھر کیوں اس امر کی شکایت کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کی جمعیت تھوڑی تھی قریش جم غفیر تھے۔ مسلمان بے کس تھے وغیرہ وغیرہ؟

اقتباس

نیکی کی مشق

جبکہ بہتی دھارا چلتی ہوئی پانی کو صاف اور تازہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر وہ بہہ نہ سکے تو وہ پانی کچھ مدت کے بعد گندہ ہوجاتا ہے۔ اور تب اُس میں مینڈک وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اور وہ ناپاک ہوجاتا ہے اور اسی طرح وہ چابئیں جن کو آدمی اپنی جیبوں میں رکھتے ہیں پر روز تالوں کے کھولنے میں استعمال کرتے ہیں۔ صاف اور چمکدار بنی رہتی ہیں۔ لیکن اگر ان کو یونہیں دیوار پر بغیر استعمال کئے لٹکا رکھو تو فوراً اُن کو زنگار لگ جاویگا ٹھیک اسی طرح سے انسان کی زندگی میں نیکی کی مشق ہے جبکہ ہم خدا کی فرمانبرداری میں اُس کے حکموں کی تعمیل میں اپنے آپ کو لگا رکھیں تو ہماری زندگی پاک اور صاف رہیگی۔ لیکن اگر ان کا استعمال نہ کریں تو ضرور گناہ کا زنگار لگ کر زندگی کو آلودہ بنا ڈالیگا (ڈ سپیسر)

ایک جہاز بنام ہیماسیگیلن سٹیٹس کے قریب غرق ہوگیا ۱۵ اشخاص کے ہلاک ہوگئے کوشش کی گئی کہ لوگ بچائے جاویں مگر ناکامیاب ہوئے۔

انگلستان کے ڈوور بندرگاہ میں ایک یادگار قائم کیا گیا ہے۔ یہ یادگار ویب کی اُس کامیابی کے لئے ہے جبکہ اُس نے انگلستان و فرانس کے درمیانی سمندر کا دو گھنٹے اور ۴۵ منٹ میں پار کیا تھا۔ سمندر قریب ۲۰ میل کا چوڑا ہے۔

شملہ میں برف کثرت کیساتھ گری مگر جاڑے کی کثرت نہ تھی۔ مگر تو بھی کثیر مقدار میں گری

مراسلات

ارکان ستہ

کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ کا مفہوم مجسم کلمۃ اللہ کا دنیا میں ہونا ہے کیونکہ طاق یا مشکوٰۃ گھر میں ہوتا ہے۔ اور گھر سے مراد دنیا ہے اور گھر کے طاق میں چراغ مذکور ہونے سے مطلب کلام اللہ کا بشریت میں مجسم ہونا ہے۔ غرضیکہ قرآن عربی میں وحدت الٰہی کا وہی تصور تسلیم کر لیا گیا ہے جو بائبل میں آیا ہے۔

میرے اس بیان پر جو تاریکی اور شبہ باقی رہ گیا ہو میں اسے دوسرے طور سے دور کر دیتا ہوں۔ سب قرآن خواں اصحاب کو معلوم ہے کہ قرآن عربی میں اللہ کا دوسرا نام الرحمٰن آیا ہے اب اس کی بابت لکھا ہے۔

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ۔ اُن سے پوچھ جو تجھ سے پیشتر ہم نے رسول بھیجے ہیں کیا ہم نے سوا الرحمٰن کے کوئی معبود کیا جس کی عبادت ہوتی تھی؟ زخرف آیت ۴۵

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ یعنے الرحمٰن کی بابت تو کسی خبردار سے دریافت کر اور جب کہا جاتا ہے کہ الرحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ الرحمٰن کیا ہوتا ہے؟ فرقان آیت ۶۰

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ کہہ کہ الرحمٰن کے سوائے کون دن رات تمہاری پاسبانی کرتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ انبیاء آیت ۴۲

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا۔ ملک آیت ۲۹

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ اور الرحمٰن کے بندے وہی ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے اور جب جاہل اُن سے کلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سلامتی ہو فرقان آیت ۶۳

اَھٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ وَھُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ یہی ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے اور وہ الرحمٰن کے ذکر سے کافر ہیں۔ انبیاء آیت ۳۶

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ۔ اور جب اُن میں سے کسی ایک کو بشارت دی جاتی ہے جو وہ الرحمٰن کے واسطے تمثیلاً بیان کرتا ہے تو اُس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ دلمیں گھٹ جاتا ہے۔ زخرف آیت ۱۷

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى کہہ اللہ کو پکار یا الرحمٰن کو پکار سو پر اُس کے واسطے اچھے نام ہیں بنی اسرائیل ۱۱۰

یہ آیات جو ابھی حاضرین کے ملاحظے سے گذریں وحدت الٰہی کی بابت ایسے روشن معانی رکھتی ہیں کہ جن سے کوئی سنجیدہ اور خدا ترس قرآن خواں انکار نہیں کر سکتا ہے۔ الرحمٰن کتب سابقہ کا خدا بتلایا گیا ہے۔ اُس کی بابت انہیں کتابوں سے دریافت کرنے کا حضرت علی کو حکم بھی دیا گیا اور اللہ اور الرحمٰن کی واحد ہستی پر فیصلہ بھی سنایا گیا اور تمام عرب اس الرحمٰن سے منکر تھے۔ بلکہ جانتے بھی نہ تھے کہ الرحمٰن کیا ہوتا ہے؟ اور جب اس الرحمٰن کا اُن سے ذکر کیا جاتا تھا تو اُن کے چہرے سیاہ ہوجاتے تھے درحالیکہ اللہ اور الرحمٰن واحد خدا تھا مگر عرب اس لئے کہ یہ دونوں نام بائبل کے خدا کے معانی بیان کرنے کو کام میں لائے جاتے تھے۔ اور ان اسماء سے بائبل کے خدا کی وحدت ظاہر کی جاتی تھی۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

اسی کا نام نیوگ ہے۔ اب ہم دیکھیں کہ ویدک زمانے میں ایسا نیوگ مروج تھا یا نہیں۔

ا۔ سوامی جی نے نیوگ کی تائید میں پہلے رگوید ۱۰۔۸۵۔۴۵ منتر پیش کیا

Imám turamindramidh vah suputram subhagám (Krinu)
Dashásyam putránádhi
hi patimikádasham
kridhi

سوامی جی نے اس منتر کا یوں ارتھ کیا "اے ویرج سینچنے کے قابل طاقت ور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان۔ اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ"۔

سوامی جی نے میڈھوا (Midhvah) کے معنے ویرج سینچنے کے قابل کئے ہیں۔ یہ لفظ مہ (Mih) دھاتو سے نکلا ہے جس دھاتو کے معنے سینچنا یا برسانا ہے۔ اسی دھاتو سے میگھ لفظ نکلا ہے۔ جس کے معنے بادل برسانا ہے اس لئے میگھ سے بادل مراد ہے۔ اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق اور خاص رگوید کے مطابق اندر دیوتا بارش برساتا ہے۔ سوامی جی نے اندر کے معنے طاقت ور مرد کیا۔ سو انہوں نے برسانے والے اندر کے معنے ویرج سینچنے کے قابل طاقت ور مرد کیا ہم تو پنڈت نہیں پر آپ کی پنڈتائی کو دھن کہتے ہیں کیا سینچنے سے ہمیشہ ویرج ہی کا سینچنا مراد ہے۔ کیا پانی سینچنا سینچنا نہیں ہے۔

اِمام کے معنے اس کو اِدم شبد۔ ستری لنگ دوتیا ایک وچن۔ اس کو سے مطلب جس کا ذکر اس رچا میں ہے۔

ہم نے پیشتر شادی کے بیان میں اس رچا کو اقتباس کیا جس سے معلوم ہوگا کہ یہاں پر دلہن کا بیان ہے جس کا بیاہ ہو رہا ہے۔ سوامی جی نے اس کو کا ارتھ کیا "اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو" یہ ایک عجیب ترجمہ ہے (امام) صیغہ واحد میں ہے۔ اگر محض بیاہی عورت کو کہتے تو ٹھیک ہوتا "یا بیوہ عورتوں کو" یہ جملہ جو صیغہ جمع میں ہے (امام) کے لئے کس طرح آ سکتا ہے؟

Suputram subhagám
Krinu

نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ یہ تو ٹھیک معنے ہیں یہاں پر بارش کے معبود اندر سے دلہن کے لئے برکت مانگی جاتی ہے کہ اسے برسانے والے اندر تو اس کو نیک بیٹے والی اور نیک نصیب کر۔ دھارن کرائے (Adhehi)
بیٹوں کو (Putram)
اس میں (Asham)
دس (Dash) یعنے اس کے گربھ میں دس بیٹوں کو کہئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنا ویرج سینچکر اس ناری کے گربھ میں دس بیٹوں کو رکھیں۔ بلکہ یہ کہ آپ کی برکت سے اس ناری سے دس بیٹے پیدا ہوویں یعنے یہ بہت سے بچوں کی ماں ہو۔

سوامی جی نے اس جملے کے معنے کئے اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر۔

لفظ (آدھیہی) (دھا) دھاتو سے ہے (روپا) دھاتو کے معنے دھارن کرنے کے ہیں۔ پس (آدھیہی) کے معنے دھارن کرائیے یعنے اس میں دس بیٹوں کو دھارن کرائیے سو پیدا کر ارتھ درست نہیں۔ (Karidhi)
گیارھواں (Ekádasham)
پتی کو (Patim) مطلب یہ ہے کہ دس بیٹوں کے ساتھ پتی ملا کر گیارہ اشخاص ہوں۔

(باقی آئندہ)

رشی

اور دکشناؤں میں عجیب عجیب قسم کی اور بہت سی چیزیں لیا کرتے تھے۔ جیسے وشوامتر نے اپنے شاگرد گلوا سے آٹھ سو ایسے گھوڑے طلب کئے تھے جو کہ چاندنی کرنوں کی طرح سفید اور اُن کا ایک ایک کان سیاہ ہو (مہابھارت ادیوگ پرب ۱۰۶: ۲۷۔ دیکھو وشوامتر گلوا)۔ رشی لوگ سیٹھوؤں میں اپنے لئے دلہن چنا کرتے تھے (دیکھو ویتیلا) اور ان کو بڑا جہیز بھی ملا کرتا تھا (دیکھو گنگشیوت)۔ رشی راجاؤں کے صلاح کار اور یگوں کے عملی منتظم اور پروہت ہوا کرتے تھے اور یوں بڑی بڑی دکشنا بھی پاتے تھے۔ رشیوں کی روحانی طاقت بہت ہی بڑھی ہوئی ہوا کرتی تھی (دیکھو واسو۔ ویاس۔ پراشر وشوامتر۔ وششٹ وغیرہ) جس عورت سے چاہتے ناجائز تعلق پیدا کر لیتے تھے (جیسے پراشر) جو ان کی بات نہ مانتا تو اُس کو فوراً غصہ میں آکر سراپ دیدیتے تھے۔ اس لئے راجہ لوگ ڈر کے مارے اپنی بیٹیاں اُن سے بیاہ دیا کرتے تھے۔ جیسے چیاون۔ سوکنیا۔ شاریات) اور راجہ لوگ بھی اُن سے اپنی بیویوں پر اولاد پیدا کرواتے تھے۔ (دیکھو وششٹ اور کلماشپاد۔ ویاس اور کرشی کی بیویں) علاوہ اس کے گایوں اور ہرنوں سے بھی ان کی اولاد پیدا ہوا کرتی تھیں (مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۵۰: ۲۔ نیز دیکھو شرنگی جرتکارو) اور اپسراؤں (یعنی اندر کے اکھاڑے کی پریوں) سے بھی اولاد ہوتی تھی (دیکھو وشوامتر) ان کا تخم مچھلی کے شکم میں بھی بار آور ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ستیاوتی کی پیدائش یوں ہوئی تھی کہ چیدمی کے راجہ واسو کا تخم ایک باز لیکر اُس کی بیوی کے پاس لئے جاتا تھا کہ دوسرے باز نے یوں سمجھ کر اُس کے پنجے میں گوشت کی بوٹی ہے اُس کا تعاقب کیا اور اس سے لڑنے لگا۔ اس کشمکش میں وہ تخم اُس باز کے پنجے سے چھٹ کر دریائے جمنا میں جا گرا اور ایک مچھلی

فلسٹی کی جلاوطنی

(فسانہ وہبی)

دردِ دل دردِ جگر دردِ نہاں کی لذت
آج تم ہم سے سنو سب کا بیاں کرتے ہیں۔

مسیحی ایذارسانی کے ایام میں ایک مسیحی عورت بنام فلسٹی کی شہادت کا تذکرہ نہایت ہی دلکش ہے یہ عورت ایک فوجی افسر کی بیوی تھی جو کہ کیروون کی شہادت سے مسیح پر ایمان لائی تھی جس وقت اس فوجی افسر کو حکم ہوا کہ مسیحیوں کو شاہی رسومات ادا کرنے پر مجبور کرے تو اُس کی بیوی نے جو نہایت ہی خلیق اور ایماندار تھی اپنے شوہر نومیڈیکس سے کہا کہ کسی کو جبراً عقیدے کے برخلاف مجبور کرنا بعید از انصاف ہے۔ یہ بے چارے مسیحی لوگ کسی کا کیا بگاڑتے ہیں وہ فقط اپنے خداوند معبود کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا بُرا کرتے ہیں ارکین سلطنت اُن کی طرف سے ناحق اپنے سینوں کو کدورت کے غبار سے آلودہ کرتے ہیں اور سلطنت کے تواریخی زمانے پر ایک بدنما داغ لگاتے ہیں۔ نومیڈیکس اسباب کو سنکر ورطۂ حیرت میں آگیا۔ اس کا دل خوف سے کانپنے لگا آنکھیں کسی شرابی آدمی کی آنکھوں کی طرح سرخ ہوگئیں اور غصے میں ہوکر کہنے لگا او بداندیش عورت میری تمام آرزوؤں کو خاک میں ملانے والی۔ آج سے میرے دل کو جلانے والی تیری باتیں میرے لئے ناوکِ غم بن گئیں۔ پھر قدرے سکوت کے بعد۔ اے بیوی تم ایسی بہکی باتیں کیوں کرتی ہو۔ اس سے ہمارے قوانین پایمال ہوتے ہیں۔ کیا تم بھی عیسائی ہوگئی ہو؟ فلسٹی بولی ہاں سچ ہے اگرچہ میں علانیہ مسیحی نہیں ہوں تاہم میں یہ ایمان رکھتی ہوں کہ مسیح میرا نجات دہندہ ہے۔ نومیڈیکس کو یہ فقرہ ناگوار گزرا اور کہنے لگا بیوی یہ خیال تم نے مجھ پر تو ظاہر کردیا مگر اب اور کسی پر مت ظاہر کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ میری جان کا وبال ہو جائے میرا عہدہ خاک میں مل جائیگا تم سا سچا رفیق مجھ سے جدا ہو جائیگا فلسٹی بولی کہ اگر اب نہیں تو ایک دن ضرور مجھے اپنے ایمان کا اقرار کرنا پڑیگا۔ نومیڈیکس بولا بس بس یقین تمہارا وہم ہو جائے یا خواب کی طرح یہ تمہارے دل سے اُتر جائے۔ تم اپنے باپ دادوں کی رسومات پر قایم رہو۔ اس نئے فرقے کی کشش سے ہمارے دیوتا تمہاری حفاظت کریں۔ خیر اب میں جاتا ہوں۔ وقت تنگ ہے مجھے حکم کی تعمیل کرنی واجب ہے۔ فلسٹی اچھا جایئے۔ مگر یاد رکھیئے کہ بے گناہوں کا خون سر چڑھ کر ہی بولا کرتا ہے۔

جب نومیڈیکس چلا گیا تو فلسٹی تنہا اپنے کمرے میں بیٹھ کر مسیحیوں پر آنے والی مصیبتوں کا خیال کرنے لگی۔ اور اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے خدا سے دعا مانگنے لگی۔ اتنے میں کسی آنے والی آہٹ نے اُسے جھٹ چونکا دیا۔ دروازہ کھلا تو کیروون کی خادمہ اندر داخل ہوئی فلسٹی نے خادمہ کو دیکھکر کہا کہ آج میں نے اپنے ایمان کا اظہار اپنے شوہر پر کردیا ہے۔ اب وقت قریب ہے کہ میں علانیہ اپنی نجات کا اقرار کروں۔ خادمہ بولی بیوی ایام مصیبت میں دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو دشمنوں کے ہاتھ دیدینا بعید از عقل ہے میرے خیال میں آپ کا خاوند آپ کے ایمان کا مانع نہیں ہوگا کیونکہ وہ آپ کو ازحد پیار کرتا ہے۔ آپ کو کیا ضرورت کہ علانیہ اقرار کریں۔ فلسٹی بولی نہیں خادمہ مجھے عزیزہ بہن کیروون کی شہادت چین نہیں لینے دیتی جب وہ صورت میری نظروں میں پھرتی ہے تو یہ چاردیواری مجھے جہنم معلوم ہوتی ہے میں بھی چاہتی ہوں کہ جلد اپنے منجی کے جلالی نظارے کو دیکھوں۔ کیروون نے مرتے وقت کہا تھا کہ میں مسیح کو جلالی صورت میں خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا دیکھتی ہوں۔ ہاں وہ نظارہ۔ وہ نظارہ میں کب دیکھوں گی۔ خادمہ بولی نہیں بیوی عمر مستعار فانی ہے۔ ہم زندگی کی چند روزہ دوڑ کو جلد ختم کرکے اس نظارے کو دیکھیں گے۔ اٹھو اٹھو اب عبادت کا وقت قریب ہے میں آپ کے کہنے کے مطابق آج آپ کو گرجے میں لیجانے کے لئے آئی ہوں۔ کیا آپ تیار ہیں۔ فلسٹی بولی خادمہ میں تیری مشکور ہوں تو کیروون کی طرح میرا ساتھ دیتے ہوئے نظر آتی ہے۔ جس وقت وہ شہید ہو گری تھی تو نے اپنی چادر اُس کے نیچے بچھائی تھی۔ خادمہ بولی کیروون کی یاد مجھے مت دلاؤ میرے زخم کہنہ پر زخم تازہ مت لگاؤ وہ اپنے آرام میں داخل ہوگئی اور ہم اکیلے دنیا میں رہ گئے مگر ہم اکیلے نہیں کیونکہ مسیح نے کہا ہے کہ میں زمانے کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ فلسٹی بولی کیا تسلی بخش فقرہ ہے۔ مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ اچھا آؤ اب ہم گرجے کو چلیں یہ کہکر دونوں گرجے کی طرف روانہ ہوئیں (باقی آیندہ)

پادری ٹھاکرداس صاحب آنجہانی

مسٹر رائے نے جو کچھ پادری ٹھاکرداس صاحب کی نسبت لکھا سو بڑی تحقیقات کے بعد لکھا اور اچھا لکھا لیکن سوائے پادری صاحب موصوف کے قریبی رشتہ داروں کے اُن کے حالات کو پوری پوری صحت کیساتھ کوئی شخص قلمبند نہیں کرسکتا۔ ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ آپ کے بڑے صاحبزادے مسٹر سموئیل اپنے والد کی مفصل سوانح عمری ایک رسالہ کی صورت میں لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پادری صاحب دو ایک کتابوں کا قلمی مسودہ بھی باقی چھوڑ گئے ہیں۔ جو اگر شایع کروایا جائے تو فایدہ سے خالی نہ ہوگا

مجھے مسٹر رائے کی تحریر میں ایک عجیب غلطی نظر آئی ہے۔ جو معلوم نہیں کیونکر واقع ہوئی ہوگی۔ پادری صاحب کی اوّل شادی کے بعد اُن کی دوسری شادی کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ آپ نے قریب ۱۸۷۸ء میں



مسٹر ایڈورڈ ڈامرت سری کی دختر نیک اختر کے ساتھ دوسری شادی کی تھی۔ اس قبیلہ سے آپ کے تین بچے یادگار موجود ہیں۔ یعنے مسٹر سموئیل جو آجکل گوجرانوالہ میں ہیں اور اُن کی دو ہمشیرہ۔ پادری صاحب کی یہ دوسری بیوی چھہ سال تک زندہ رہکر انتقال کر گئی۔ بعد ازاں قریب ۱۸۸۵ء میں اُن کی تیسری شادی ہوئی جس کا بیان مسٹر رائے نے کسیقدر مفصل کیا ہے۔

فن مناظرہ میں بعض خاص پہلو آپ ہی کا حصّہ تھے شلاً مقابل کالموں میں مسیحی مذہب اور غیر مذاہب کی تعلیم ایسی صفائی کے ساتھ مقابلہ کر کے دکھاتے تھے۔ کہ انصاف سے پڑھنے والا خود مسیحی مذہب کی فضیلت اور صداقت کا قائل ہو سکتا ہے علاوہ دیگر کتب کے اُن کی ایک جدید تصنیف جو آجکل شایع ہونے والی ہے اسی ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ پھر آپ ہوائے زمانہ کا رُخ دیکھکر یورپ کے مسیحی محققوں کی تصانیف میں سے بہت سی ضروری مضامین اخذ کیا کرتے تھے اور اُن کو عام فہم طور پر اُردو خواں ناظرین کے پیش کیا کرتے تھے اس فن مناظرہ میں آپ کے جواب ہمیشہ ایک نیا پہلو اختیار کرتے تھے خواہ عام مسیحی اُن کیساتھ اتفاق بھی کریں۔ آپ کے بعض جواب نہایت عمدہ ترکی بترکی ہوا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مولوی صاحب نے آپ سے دریافت کیا کہ "مسیح پرستی اور بت پرستی میں کیا فرق ہے"۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ "انہیں وہی فرق ہے جو خدا پرستی اور کعبہ پرستی میں ہے"۔ غالباً مولوی صاحب نے آپ سے پھر اس قسم کا سوال کرنے کی جرات نہیں کی ہوگی۔

ناصر از گوجرانوالہ

شہر کلکتہ لیڈیز کا ایک جلسہ فراہم ہونے والا ہے جس میں فیصل کیا جائیگا کہ لیڈی منٹو صاحبہ کو ان کے ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت کیا نذر کیا جاویگا۔

المنائی ایسوسی ایشن سہنزی سہارنپور

المنائی کے جلسہ کا انعقاد مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۰ء بوقت ½۴ بجے شام جناب پادری ایچ۔ سی ویلٹی صاحب کے مکان پر دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ گیارہ اصحاب حاضر تھے اس جلسہ کو جناب پادری اے۔ پی کیلسو صاحب نے اپنی کرسی نشینی سے زیب و زینت بخشی۔

گذشتہ جلسہ کی کارروائی جو بوقت عالمگیر جلسہ کرسچن ایڈیور منعقد ہوا تھا اور جس کی کارروائی بذریعہ مخزن مسیحی الہ آباد ہدیہ کر دی گئی تھی پڑھی گئی اور منظور ہوئی۔

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں المنائی کے جلسہ آگرہ کی کارروائی کا مختصراً ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اس جلسہ میں غور طلب امر جس پر زور دیا گیا۔ تین ہزار روپیہ کا عطیہ (Endowment) تھا جس کے سود سے ایک طالب علم سہنزی کے وظیفہ کا انتظام کیا جائے کئی ایک اصحاب نے اپنی دریادلی اور فراخ حوصلگی سے اس خدمت میں ہاتھ لگانے اور خاص رقم دینے کا وعدہ کیا۔ اُن کے اسماء گرامی مخزن مسیحی میں شائع ہو چکے ہیں۔ واقعی ایسے فنڈ کی بھاری ضرورت ہے۔ اور یہ کام ہماری خاص توجہ کا محتاج ہے۔

قرار پایا کہ ذیل کے ممبروں کی ایک کمیٹی اس فنڈ کی ترغیب کے لئے مقرر ہو۔ وہو ہذا۔

پنجاب۔ پادری پنڈیداس قصور۔ پادری نظام الدین دسوہہ۔ مسٹر حمید الدین جگادھری۔ مسٹر بوٹا سنگھ کرتارپور۔

یو۔ پی۔ پادری ایم۔ سی۔ ٹیوڈو کانپور۔ پادری جانکی پرشاد کاس گنج۔ ڈاکٹر الیف۔ اے ویسٹ الہ آباد۔ مسٹر پرس سنگھ الموڑہ

راجپوتانہ۔ پادری مقبول مسیح۔ مسٹر جگن ناتھ نصیرآباد پادری سوائی رام نصیرآباد۔

سی۔ پی۔ پادری آر۔ پی۔ ویش پانڈے بھنڈارہ۔

اس جلسہ میں جناب مسز ویلٹی صاحبہ نے اپنی بڑی مہربانی سے ایک سوشیل کا انتظام کیا تھا جس سے آپ نے المنائی کی خاطر تواضع کی۔ ہم آپ کی عنایت کے بدل ممنون و شاکر ہیں۔

چونکہ پادری برسوورت صاحب سے المنائی میں درس سنانے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ اور آپ بسبب علالت مزاج خود تشریف نہ لاسکے لہذا یہ کام یوحنا خاں کے سپرد کیا گیا۔ اس کا خلاصہ میں کسی دوسرے وقت نور افشاں اور مخزن مسیحی میں عرض کرونگا

اطلاع۔ چندہ پادری پی بی رائے صاحب سہارنپور کے پاس بھیجنا چاہئے۔ کیونکہ آپ اس فنڈ کے خزانچی ہیں جلسہ دعا کیساتھ برخاست ہوا۔

یوحنا خاں سکریٹری المنائی ایسوسی ایشن سہارنپور

جلسہ سنڈے اسکول کنونشن کے مضامین

(جو بمقام شہر جالندھر ۲۹ سے ۳۱ مارچ تک ہوگا)

۱۔ سپرنٹنڈنس . . . . پادری آر جرج صاحب

۲۔ سنڈے اسکول کے طلبا میں کس طرح دلچسپی پیدا کی جاوے (الف) بچوں میں (ب) اوسط درجہ والوں میں (ج) بالغوں میں ... پادری پالگریو ڈیوی صاحب

۳۔ بائبل کلاس سبق . . . . مس گرنفیلڈ صاحبہ

۴۔ تحریری یا تقریری درس . . جناب ای۔ ڈاڈسن صاحب

۵۔ سوال و جواب اور بحث

چاہئے کہ ہر مشن سے ڈیلیگیٹس اور دیگر صاحبان ضرور تشریف لے جاکر فائدہ اُٹھاویں۔ ایڈیٹر

سکاچ مشن سکول جموں کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو عالی جناب خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر مع اپنے ماتحت جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر سالانہ معائنہ کے لئے سکاچ مشن سکول جموں میں رونق افروز ہوئے۔ سکول میں تشریف لاتے ہی خاکہ ہندوستان و اصطلاحات جغرافیہ و باغیچہ سکول جو اسباق کی تکمیل کے لئے مدرسین نے بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے تیار کئے ہوئے تھے ملاحظہ فرما کر کمال محظوظ ہوئے۔ پھر معائنہ شروع ہوا جو تقریباً ۱۲ بجے تک ہوتا رہا۔ چونکہ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے جناب مینیجر صاحب بہادر کے مشورے سے کہ جن کے زیر سایہ سکول ہذا تعلیم اور اخلاق میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ان طلبہ کو انعامات تقسیم کرنے کے لئے جو سکول کے اپنے امتحانوں میں اوّل و دوم نکلے تھے خاص انتظام کیا ہوا تھا۔ اس لئے معائنہ کے اختتام پر جناب انسپکٹر صاحب بہادر سے اُن کی اُن فیاضیوں اور مہربانیوں کے سبب جو وہ سر رشتہ تعلیم ریاست جموں پر اظہار فرما رہے ہیں۔ اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کرنے کی التماس کی جنہوں نے کہ بصد خوشی منظور فرما کر مدرسین کی حوصلہ افزائی کی۔ چنانچہ سکول کے احاطہ میں اس کے لئے ایک مختصر سا جلسہ کیا گیا جس کے صدر انجمن جناب خواجہ صاحب موصوف قرار پائے سب سے پہلے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے جلسہ کی غرض حاضرین پر ظاہر کی۔ پھر ماسٹر روشن الدین صاحب نے ایک نظم جو اسلم شاعر نے بابت ترقی ملک تحریر کی ہوئی ہے بڑی ہی خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو خوش کیا۔ اس کے بعد جماعت ودیم لوئر کے ایک چھوٹے سے بچے نے بائبل شریف کے دس احکام بڑی متانت سے پڑھ کر سنائے پھر جماعت اول لوئر کے لڑکے نے خداوند کی دعا نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھ کر سنائی پھر طلبہ جماعت چہارم پرائمری نے ایک نظم منشی اشیا کی خرابیوں کے بارے میں پڑھ کر سنائی جو نہایت رقت آمیز تھی۔ اس کے بعد طلبہ کو انعامات تقسیم کئے گئے پھر جناب انسپکٹر صاحب بہادر نے بعد شکریہ گورنمنٹ انگلشیہ کی ہوا خواہی میں ایک تقریر پر تاثیر فرمائی۔ اور سکول کی اخلاقی و تعلیمی ترقی کے بارے میں نہایت خوشنودی ظاہر کی۔ اور بعدہٗ ایک نظم جناب ماسٹر روشن الدین صاحب نے خود ساختہ پڑھ کر سنائی جس میں اپنے شاہ ایڈورڈ ہفتم کی عزت و شان اور گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت کے فوائد درج ہیں اور جو حاضرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کیجاتی ہے

کس جا پہ تو مکیں ہے او لا مکان والے۔
ہر سو تلاش میں ہیں دونوں جہان والے۔

دست دعا اٹھائے روتے ہیں تیرے آگے
حفظ و امن میں رکھ اے ہندوستان والے

گمراہ ہو رہے ہیں بخشش سے تیری یا رب!
اس راہ بد سے ان کو اے مہرباں بچالے۔

شیطانی وسوسوں سے پھندے میں جا پھنسے ہیں
بھولے ہیں یاد تیری اے عز و شان والے

بخشا ہے تو نے ایسا شاہنشہ دو گیتی۔
دن رات جس کے مداح ہیں آسمان والے

وہ کون؟ ایڈورڈ ہفتم شاہنشہ بحر و بر کا۔
سنتے ہی نام جس کا کانپیں جہان والے

وہ تیرا برگزیدہ بھیجا ہوا ہی تیرا۔
پھر کیوں بھٹک رہے ہیں باطل گمان والے

منصوبے باندھتے ہو کیسے یہ بے سر و پا
سو ہفتے میں ہمیشہ اونچی دوکان والے

ناشکر و ناسپاسو کچھ حق ادا تو کر لو۔
یونہیں چھل رہے ہو اس آن بان والے

کس حوصلہ پہ اتنی ہیں جرائتیں تمہاری
یاں تو مٹے پڑے ہیں نام و نشان والے

سنتا صدائے طوطی ہے کون اس جہاں میں
ہلکے ہوئے کھڑے ہیں پلہ گران والے۔

آزادیاں کہاں تھیں ہر ملت و مذہب میں
جواب برت رہے ہیں دونوں جہان والے

عیسٰے مسیح کے پیارے پھرتے ہیں وعظ کرتے
برکت پھیلا رہے ہیں وید و قرآن والے۔

ہر دم رہو گے شاداں گشکانہ پاس پھٹکے
حاکم تمہارے ہوں گے ہر دم امان والے

قربان جاں بھی کر دو اس خاندان شاہ پر
محکوم بنکے بیٹھو او ترک و شان والے

مقبول صورت ایسے ہر دو عزیز ایسے
ہیں جن کے پیارے بچے ہندوستان والے

خوش خلق اور خوش خو خوش سیرتی میں یکتا۔
علم و حلم کے بانی شیریں زبان والے۔

تو بہ کرو خدا سے قدموں کو دشمنا کے
قسمیں اٹھاؤ گر ہو دھرم و ایمان والے

تعریف کس زبان سے ہو اس شہ جہاں کی
قاصر زباں ہیں مرد فن جادو بیان والے

پھر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام حاضرین کی طرف سے انسپکٹر صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہونے پر سکول کے دوسرے طلبہ میں مٹھائی بانٹنے کا وعدہ کیا گیا۔ جو حسب وعدہ نہایت عمدگی سے سر انجام کو پہونچا۔

م۔ روشن الدین سیکرٹری ٹیچرز ایسوسی ایشن جموں۔
(دستخط ہیڈ ماسٹر صاحب جموں)

فروری ۱۹ کو جرمنی کے جنگی جہاز ڈرسڈن روکو انگلو برگ بیل میں لڑ گئے جس سے دونوں جہازوں کو نقصان پہنچا مگر کوئی جان ہلاک نہ ہوئی۔

واشنگٹن سے خبر ملی کہ جنگی کشتی نیناجو ۲ فروری سے غائب ہے غرق ہوئی قریباً ۳۰ اشخاص کے ہلاک ہوئے۔

ملک کنعان کی سیر

اس کارخانہ میں کراچی کا ایک آدمی کام کرتا تھا۔ مگر چونکہ وہ مدت سے یہاں رہتا ہے اب ہندوستانی کچھ نہیں سمجھتا پیتل کا ایک لیمپ مجھے دکھایا گیا جو گلاسگو کے کسی امیر نے بنوایا ہے اُس کی قیمت ۳۹۰ روپیہ تھی۔ اس کارخانہ کا مال انگلینڈ کے شہر گلاسگو کو جاتا ہے اور وہاں آگے ایجنٹوں کی معرفت روانہ کیا جاتا ہے۔ انیتھر میں بھی اُن کی آڑہت ہے۔ وہ لڑکا مجھے پھر سینٹ جارج کی قبر دکھانے لے گیا۔ یہ وہی بزرگ شہید ہیں کہ جنہوں نے رسول پولوس کو ٹوکرہ میں بٹھا کر دیوار سے اُتار دیا تھا۔ اور رسول بچ گیا تھا۔ مگر جارج بزرگ اس جرم میں شہید کیا گیا تھا یہ جگہ بھی زائرین کی زیارت گاہ ہے۔

اس کے بعد شہرپناہ کا وہ موقعہ مجھے دکھایا گیا جہاں سے رسول پولوس ٹوکرہ میں بٹھا کر لٹکا دیا گیا تھا۔ جس کا ذکر اعمال الرسل ۹: ۲۲-۲۵ اور جب بہت دن گذر گئے تو یہودیوں نے اُس کے مار ڈالنے کی صلاح کی۔ مگر اُن کی سازش ساؤل کو معلوم ہوگئی۔ وہ تو اُس کے مار ڈالنے کے لئے رات دروازوں پر لگے رہے۔ لیکن رات کو اس کے شاگردوں نے اُسے ٹوکرے میں بٹھایا اور دیوار پر سے لٹکا نیچے اُتار دیا" یہی سینٹ جارج شہید کا مکان تھا جو اب تک یادگاری کے واسطے قائم ہے۔ مگر دروازہ اس کا بند کیا ہوا ہے۔ بعد ازاں میں حنانیاہ کا مکان دیکھنے گیا جس کو خداوند نے رسول پولوس کے تائب ہونے کی خبر دی تھی۔ یہ مکان کوچہ حنانیاہ میں موجود ہے اس مکان کے نیچے زمین دوز ایک گرجا بنا ہوا ہے مکان گرجہ کے اوپر ہے اور اُس کی بہت حفاظت کی جاتی ہے گرجہ کے اندر گیارہ بنچ اور دو کرسیاں ہیں۔ ایلیاہ نبی کی عجیب تصویر اس گرجا کے اندر ہے۔ اُس کے ایک ہاتھ میں آتشی تلوار۔ اور دوسری جانب آتشی شعلہ ہے تصویر کے قدموں کے پاس ایک فرشتہ کتاب کھولے کھڑا ہے دو فرشتے دائیں اور بائیں کھڑے ہیں جن کی اُنگلی آسمان کی طرف ہے تصویر کے نیچے یہ کتبہ لکھا ہے۔

النبی الیاس الغیور

پلیٹ کی جانب دو تصویریں ہیں۔ ایک خداوند یسوع کی دوسری مقدسہ مریم کی۔ دوسری طرف مقدس حنانیاہ کی تصویر ہے۔ جس کے سامنے پولوس رسول گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے حنانیاہ کے مکان کے دروازہ پر ایک لالٹین ہے۔ دروازہ کے اوپر اس طرح سے پانچ صلیبیں منقش ہیں ☩ پھر مجھے وہ کوچہ دکھایا گیا جس کا ذکر اعمال ۹: ۱۱ میں اس طرح پر ہے کہ خدا نے اُسے (حنانیاہ کو) کہا اُٹھ اُس کوچہ میں جا جو سیدھا کہلاتا ہے اور یہوداہ کے گھر میں ساؤل نام ترسوسی کو پوچھ لے۔ یہ سیدھا کوچہ یا سیدھی سڑک اب بازار ہے اس بازار میں لنڈن جیوز سوسائٹی کا کتب خانہ ہے۔ یہاں مجھے ایک مسیحی بھائی ملا جس کا نام مسٹر سالم سلیلی تھا۔ اس نے بیان کیا کہ اعمال کی کتاب والی سیدھی سڑک یہی ہے مگر یہوداہ کے گھر کا پتہ نہیں کہ وہ کس موقعہ پر تھا۔ یہاں سے میں محلہ باب الکلیسیا میں آیا۔ یہ مسیحیوں کا محلہ ہے گریک چرچ کے بھائی یہاں رہتے ہیں اُن کا ایک بشپ بھی یہاں رہتا ہے۔ پروٹسٹنٹ یہاں بہت کم ہیں۔ اس موقعہ پر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو گدھے پر ناریل لادے بیچ رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ یہ ناریل ہندوستان سے آئے ہیں۔

اس کے بعد میں شہر کی سیر کرتا ہوا جامع مسجد دیکھنے کو گیا۔ یہ بڑی عالیشان مسجد ہے۔ اس مسجد کے عین وسط میں حضرت یحییٰ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے سر کی قبر ہے گلستان پڑھنے والے جانتے ہیں کہ سعدی نے بھی اس مقبرہ اور مسجد کا ذکر کیا ہے کہ بر تربت یحییٰ علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق۔ باقی آئندہ

مضامین

پاکیزگی

ہے پاکیزگی جوہر بے بہا۔
جو قیمت میں لعلوں سے بھی ہے سوا۔
کرے کوئی تعریف بھی اسکی کیا
جو مقبول ہے ایسی پیش خدا
عزیز اس کو جی جاں سے رکھ نوجوان
بڑے ہر دو عالم میں تا تیری شان

ویسے تو ممکن ہی کب ہے کہ کوئی اس نعمت آسمانی اور صفت ربانی کی تعریف کر سکے۔ مگر تو بھی غور کرنے سے پاکیزگی اپنے تئیں چند خاص دلفریب شکلوں میں ظاہر کرتی ہے۔

۱۔ پاکیزگی صدف ایمان کا موتی بیش بہا ہے۔
۲۔ پاکیزگی وادی محبت کی سوسن ہے۔
۳۔ پاکیزگی تاک اُمید کا رس ہے۔
۴۔ پاکیزگی آفتاب صداقت کی کرن ہے۔
۵۔ پاکیزگی انسانی زندگی کا سانچہ ہے۔
۶۔ پاکیزگی فردوس کی سیدھی و صاف راہ ہے۔
۷۔ پاکیزگی عطر صداقت کی خوشبو ہے۔
۸۔ پاکیزگی تاج جلالی کی جھلک ہے۔
۹۔ پاکیزگی بادشاہ یہووہ کا دیدار ہے۔

ای۔ ٹی۔ آر۔ کوکب ہند۔

گورنمنٹ بمبئی نے انفنٹن میں ایک چینی ہسپتال کھولا سیٹھ گوگل بھائی مولجند نے ۵۶ ہزار روپیہ دیا ہے۔

انتخاب الاخبار

چینی سلیمان

ایک عجیب کہانی چین کے علاقے کے ایک افسر کی نسبت سنی گئی ہے۔ وہ ایک مجسٹریٹ ہے۔ جو بڑا ہوشیار اور منصف مزاج ہے۔ اُس کی کوشش یہ ہے کہ وہ اپنی رعیّت کو امن وآمان سے بسر کرتے ہوئے دیکھے۔ وہ اکثر بھیس بدلکر پھرا کرتا اور بہت کچھ اس طرح دریافت کرتا۔ اور اس طرح اُس نے افیون کی دوکانوں اور دوسرے غاروں کی نسبت بہت باتیں دیکھیں اور ان کا انتظام کیا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے مکان کے ایک طرف کے دروازے سے باہر نکلا تو جونہی وہ باہر آیا تو اُس نے ایک لڑکی کو بڑے دردناک آواز سے روتے ہوئے پایا۔ وہ ٹھہر گیا اور اُس لڑکی سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ لیکن وہ ایسی زبان میں بولتی تھی کہ وہ کچھ سمجھ نہ سکا۔ پس وہ پیچھے پھرا اور اپنے نوکروں میں سے ایک کو بلایا اور اس کو معلوم ہوا کہ وہ لڑکی کلچے بیچنے والی ہے جس کی چوری ہوگئی ہے۔ وہ اس لڑکی کو اپنے جائے رہائش میں لے گئے اور اپنے کچہری کا لباس پہنکر اور لڑکی کو ساتھ لے کر وہ اجلاس کے کمرے میں جا بیٹھے اور تفتیش شروع کردی۔ وہ لڑکی ایسا شور کرتی اور چلاتی تھی کہ اس سے کچھ دریافت نہ ہو سکتا اور مشکل یہ تھی کہ کوئی گواہ موجود نہ تھا۔ چار طرف سے تماشبین لوگ نوکر چاکر بہت جمع ہوگئے اور چونکہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ وہاں مجسٹریٹ کے سامنے ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا اس لئے بہت لوگ جمع ہوگئے۔ پہلے تو لوگوں نے تعجب کیا پھر ہنسی ہونے لگی۔ اس پر مجسٹریٹ صاحب نے لوگوں کو ہنستے دیکھکر میز پر زور سے ہاتھ مارے اور حکم دیا کہ "دروازے بند کردو"۔ اور پکارکر کہا کہ تم اگر یہاں ہنستے ہو اور ٹھٹھہ کرتے ہو جبکہ میں اپنے بچوں کا والد بنکر بے کسوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تم سب مجھ کو نقد دو اور ہر ایک آٹھ سکے دے اور یہاں میز پر رکھے اور یہ اس چھوٹی لڑکی کو دیا جاویگا اور اس کے نقصان سے زیادہ بھی اس کو ملیگا"۔ اگرچہ لوگوں کو یہ ناپسند ہوا۔ لیکن اب وہ اور کچھ نہ کر سکتے تھے اور ہر ایک نے نقد دینا شروع کیا اور میز پر روپیہ جمع کیا گیا۔ اس نے ہر ایک کی نقدی لی اور علیحدہ علیحدہ رکھی اور آخرکار ایک آدمی آیا اور اُس نے اپنی نقدی میز پر رکھی لیکن جب مجسٹریٹ نے اس کو دیکھا تو کہا کہ تم مجھ کو ایسی میلی نقدی اس لڑکی کے لئے دیتے ہو۔ تم آٹھ اور دو اور ان کو بھی دیکھکر کہا کہ کیا سب ایسے ہی میلے ہیں"۔ اور تب کہا کہ "تم ہی چور ہو"۔ اور تم نے اس لڑکی کی نقدی چرائی ہے" اور سچ مچ وہ چور تھا اور وہ فوراً پکڑا گیا اور سزایاب ہوا اور نقدی لڑکی کو واپس دلوائی گئی۔ ملک چین میں ایسے افسر بہت ہیں جو اپنے لوگوں کی بڑی فکر کرتے اور انصاف پسند ہیں۔ خاصکر نوجوانوں میں یہ مجسٹریٹ ایک نوجوان آدمی ہے اور یہ واقعہ چند ماہ کا ہے۔

بمبئی گارڈین

ایک متضاد الذائقہ جھیل

جزیرہ کلڈاین میں ایک ایسی جھیل ہے جو نمکین بھی ہے اور شیریں بھی ہے اس کی بالائی سطح بالکل مزےدار اور شیریں ہے اور اس میں میٹھے پانی کے رہنے والے جاندار پائے جاتے ہیں مگر اس کے نیچلے حصّہ کا پانی بالکل نمکین ہے اور اس میں وہی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو اکثر کھارے پانی میں پائی جاتی ہیں

(دیارشاطر)

کاغذی لباس

ہندوستان میں کاغذی لباس کا لفظ غیر معمولی تعجب سے سنا جائیگا۔ مگر جاپان میں سینکڑوں آدمی ایسے ہیں جو کم استطاعتی کیوجہ سے سوتی کپڑا نہیں خرید سکتے اور کاغذی لباس پر گذارا کرتے ہیں جو ارزاں اور پائیدار بھی ہوتا ہے (ہ)

تعلیمی اخراجات کا مقابلہ

حسب ذیل اعداد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مختلف ممالک میں تعلیم پر کس نسبت سے خرچ کیا جاتا ہے۔

نام ملک	تعداد کل روپیہ	اوسط خرچ فی شخص
برطانیہ عظم	۲۵۵۰۰۰۰۰	۱۱/ 〃 〃
امریکہ	۴۵۰۰۰۰۰۰	۱۱/ 〃 〃
سوئزرلینڈ	۲۱۰۰۰۰۰	۱۱/ 〃 〃
کینیڈا	۵۲۵۰۰۰۰	۱۰/ 〃 〃
ڈنمارک	۹۰۰۰۰۰	۸/ 〃 〃
آسٹریا	۱۹۵۰۰۰۰۰	۸/ 〃 〃
جرمن	۲۴۰۰۰۰۰۰	۷/ 〃 〃
سویڈن	۲۱۰۰۰۰۰	۶/ 〃 〃
آسٹریلیا	۸۴۰۰۰۰۰	۶/ 〃 〃
فرانس	۱۳۸۰۰۰۰۰	۶/ 〃 〃
بلجیم	۲۴۰۰۰۰۰	۶/ 〃 〃
ناروے	۶۰۰۰۰۰	۴/ 〃 〃
اٹلی	۷۹۰۰۰۰۰	۳/ 〃 〃
روس	۱۴۲۵۰۰۰۰	۲/ 〃 〃
یونان	۲۰۰۰۰۰۰	۲/ 〃 〃
ہسپانیہ	۱۵۰۰۰۰۰	۱/ 〃 〃
ہندوستان	۴۲۰۰۰۰۰	ـ/ 〃 〃

مندرجہ بالا نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیم کے کام پر سب سے کم ہمارے ملک پر خرچ کیا جاتا اور اس وجہ سے کروڑہا آدمی ہمارے ملک کے علم سے بالکل محروم اور جہالت سے مثل جانوروں کے زندگی بسر کرتے

ہیں۔ اُس کی طرف سرکار کی توجہ عموماً اور قومی لیڈروں کی توجہ خصوصاً درکار ہے تاکہ علم کی روشنی سے سب لوگ فیض حاصل کرسکیں۔

جینی اور وفاداری سرکار

باوجود مذہبی اختلاف کے جینی صاحبان ویسے ہی ہندو ہیں۔ جیسے سکھ۔ آریا۔ سناتنی۔ برہمو وغیرہ خوشی کی بات ہے۔ کہ وفاداری سرکار کا عملی ثبوت دینے کی غرض سے دہلی کے جینی صاحبان نے اپنے مشہور مندر میں ایک جلسہ کرکے مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا ہے۔ چونکہ ملک کے بعض حصوں میں باغیانہ خیالات نے قدم جمائے ہیں۔ اور یہ ضروری ہے کہ جینی قوم بدستور سابق اس بغاوت کے اثر سے غیر متاثر رہے اس لئے کسی جینی کو بھی باغیانہ مضامین شائع کرنے والے اخبارات رسالوں یا کتابوں کو نہیں پڑھنا چاہئے اور نہ کسی ایسی سوسائٹی یا جلسہ یا مکان میں جانا اور شریک ہونا چاہئے۔ جہاں باغیانہ خیالات اور معاملات پر مباحثہ یا لیکچر یا مضمون سنایا جاتا ہو جینیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو باغیانہ جلسوں اور انجمنوں کی شرکت سے روکیں اور جینی پاٹ شالاؤں اور سکولوں کے استادوں اور منتظموں کو ہدایت کی جائے کہ وہ طلبا کے دلوں میں یہ فرض جاگزیں کریں۔ برٹش حکومت کے ساتھ وفادار اور اس کا جانثار و مطیع رہنا چاہئے۔ اس جلسہ کی کارروائی بڑی مفید ہے اور ہندو قوم کے دیگر گروہوں کو بھی اس قسم کی کارروائی کرنے میں دیر نہ لگانی چاہئے۔ (ہندوستان)

سادہ نہر

جس کے نکلنے کی شہرت عرصہ سے ہو رہی ہے اس کے جاری ہونے کا مقام تجویز کرنے کے بارہ میں چند افسران یوپی میں اختلاف رائے تھی جس کے تصفیہ کے واسطے مسٹر ہیٹن انسپکٹر جنرل محکمہ آبپاشی دوسری فروری کو بریلی تشریف لائے اور ہمراہی آنریبل مسٹر سیکوڈ چیف انجینیر ۳ جنوری کو ٹنک پور منڈی جانے کی غرض سے پیلی بھیت کو روانہ ہو گئے۔ بعد ملاحظہ انسپکٹر جنرل صاحب موصوف ایک درجہ تک یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ نہر کب تک نکلیگی۔ اس بڑے کام کا تخمینہ دیگر لوازمات چھوڑ کر چھ کروڑ روپیہ لگایا ہے۔ اس مفید کام کا اجراء ہزاروں زمینداروں کے علاوہ بہت سے ٹھیکیداروں اور تیما مزدوروں کے واسطے نفع بخشنے والا ہوگا۔ اُس کے نگران افسر مسٹر انتھونی صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر ہونگے جو ایک اعلیٰ درجے کے قابل اور ہر دلعزیز حاکم ہیں واقعی اس عظیم الشان کام کے لئے آپ کا انتخاب نہایت موزوں ہے یہ سادہ کینجر کٹ انہار روہیلکھنڈ اور نہر گنگ کے لئے ایک بہت بڑا امدادی زمانہ ہوگا۔ جو ۵، میل لانبا ہوگا اور ضلع المورہ سے نکل کر ضلاع نینی تال ورام پور اسٹیٹ و مرادآباد و سرحد بدایوں سے ملتا ہوا۔ راجگھاٹ کے قریب گنگا میں گریگا ایسا کام ہوگا جس میں اعلیٰ انجنیرنگ کاریگری دکھائی جاوے گی۔ اس میں بڑے بڑے ایکیوڈیکٹ اور سائفیین تیار ہونگی یعنی کہیں نہر اوپر اور دریا نیچے اور کہیں دریا اوپر نہر نیچے ہوگی اور کہیں دریا میں ڈام بنا دیا جائیگا۔ اس میں قریب پانچہزار لٹ مکعب پانی ہوگا جس میں کم ازکم پانچسو فٹ پانی انہار روہیلکھنڈ واقع ضلع پیلی بھیت بریلی نینی تال دیا جائیگا ان اضلاع کے زمینداروں کو نہایت مسرت کے ساتھ گورنمنٹ عالیہ کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ ہماری رائے میں ایسے مفید کام کے اسٹیمیٹ کو منظور کرنے میں سکریٹری آف اسٹیٹ کو مطلق دیر نہ کرنی چاہئے۔ اور گورنمنٹ ہند کو اس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔

(اخبار سولجر)

ناگری پرچارنی کمپنی لمیٹڈ

یہ خبر حالانکہ نہایت اہم ہے۔ پنجاب میں بہت تھوڑے اصحاب کو معلوم ہوگی کہ لاہور میں کچھ عرصہ سے مذکورہ بالا نام کی کمپنی قایم ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ناگری کی اشاعت کا کام انجام دے رہی ہے۔ اس کمپنی کا مجوزہ سرمایہ بیس ہزار روپیہ ہے جو چار ہزار حصّوں پر منقسم ہے ہر حصہ کی قیمت پانچ روپیہ ہے جو پانچ قسطوں میں وصول کئے جاتے ہیں سنہ ۱۹۰۹ء کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی نے صرف دو ماہ کام کرنے پر چھ فی صدی منافع اپنے حصّے داروں میں تقسیم کیا ہے۔ جو اصحاب ناگری کا پرچار کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ وہ اس کمپنی کے حصہ دار بن سکتے ہیں یا کمپنی سے ہندی سنسکرت کی کتابیں خرید کر اس کی حوصلہ افزائی کرسکتے ہیں۔ کمپنی کے مفصل قواعد منیجر صاحب سے مفت مل سکتے ہیں۔

گورنمنٹ کی مہربانی

گورنمنٹ نے حال ہی میں یہ قاعدہ جاری کیا ہے کہ زمیندار لوگ بجائے خود تحصیل میں آکر مالگزاری ادا کرنے کے بذریعہ ڈاک کرنسی نوٹ بھیجکر ادائے گی کرسکتے ہیں۔ اس سے غریب زمینداروں کو صرف یہی نہیں کہ دور دراز سے چلکر آنے کی تکلیف سے چھٹکارا ہو جائیگا۔ بلکہ عدالتوں کے دامن کشوں سے بھی ان کا دامن چھوٹ جائیگا۔ یہ قاعدہ فی الحال لاہور شاہ پور۔ گوجرانوالہ کے لئے رائج کیا جائیگا۔

پٹیالہ کے رائے گنگارام بہادر سی آئی ای انسداد سیڈیشن کے فنڈ کے لئے ... ۵ روپیہ دینے کو تیار ہیں اور نیز اسی قدر رقم اپنے دوستوں سے بھی دلائیں گے کہ بہترین اخبار کی مدد کی جاوے یہ تجویز شایع کی گئی ہے۔

گلدستہ اخبار

کونسل سلطنت روم کا ایک ممبر ایم گلیسم حال میں چین وجاپان کا دورہ کرکے براہ وسط ایشیا واپس آیا ہے وہ رپورٹ کرتا ہے کہ جاپان روس کے ساتھ ایک اوراڑائی کی ممکنات کے لئے سرگرمی سے تیاریاں کررہا ہے اور کہ اس لڑائی میں اگر انگریز کنارہ کش رہیں گے تو جرمنی وآسٹریا ضرور جاپان کے طرفدار ہونگے۔ ایم گلیسم کہتے ہیں کہ وسط ایشیا میں انتظام حکومت اچھا نہیں ہے۔ اس کی اصلاح کی جائے اور سفارش کرتے ہیں کہ چینیوں کو اپنا دوست بنانے کی ضرور کوشش کرنی چاہئے۔

ولایت کی تمام مہذب طاقتیں جنگی سامانوں کے متعلق ہوائی جہازوں کے تجربات میں مصروف ہیں۔ اس میں جرمنی کی سرگرمی سب پر فوق ہے۔ لیکن انگلستان میں بھی کچھ کمی نہیں ہے۔ یہاں کے کارخانوں میں ۵۰ مختلف قسم کے ہوائی جہاز تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کی ایجادیں علیحدہ اصولوں پر ہیں۔ اوسط رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ امریکہ اور فرانس بھی اپنے طریق پر کوشش میں لگ رہے ہیں اور آثار سے ظاہر ہے کہ چند ہی سال کے بعد یہ ایجاد مکمل طور پر کارآمد ہوگی جبکہ نقل مکانی کا ایک اور طریق مستعمل کیا جائیگا۔ اس کے بعد آسمانی علاقہ بھی ملکوں کی حد بندی میں شامل کیا جاویگا۔ (اخبار عام)

گورنمنٹ پنجاب نے ساڑھے تین سو روپے سالانہ پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کو اس مقصد سے دینے منظور کئے ہیں۔ کہ وہ سائنٹیفک رسائل کالجوں کیلئے خریدنے کا اہتمام کرے۔

ساحل خلیج فارس پر ناجائز تجارت کی ۵۰۳۰ رائفلیں ۱۶۰۰۰۰۰ کارتوس حکام نے تلف کئے ہیں خلیج فارس پر ناجائز اسلحہ کی تجارت کے سد باب پر اور جہاز اور آٹھ دخانی کشتیاں لگائی گئی ہیں نیز چھاؤنی احمدنگر سے ۱۲۳ ویں پلٹن رائفلز کی چار کمپنیاں اسی کام کے لئے خلیج فارس کو بھیجیں گے۔

راجہ صاحب منی پور کا ارادہ ہندوستان کے مشہور مندروں کی زیارت کرنیکا ہے اس مطلب کے لئے ایک خاص ٹرین تیار ہورہی ہے جس میں تین درجے اول دو درجے۔ دویم ۸ درجے درمیانہ اور ۱۵ درجہ سوم گاڑیاں ہونگی یہ ٹرین گوالنڈو اور ہوڑہ سے آتی ہوئی پوری بیزواڑہ رامیشورم۔ مدراس۔ پور بندر۔ اجمیر۔ آگرہ متھرا ہوتی ہوئی واپس ہوڑہ پہونچ جائے گی (سراج الاخبار)

چندر نگر میں جو فرانسیسی علاقہ ہے ۵ آدمی ڈاکہ کے تعلق گرفتار ہوئے اور ان کا چالان کیا گیا جج اور جیوری نے ان کے مقدمہ کی تفتیش کی ایک شخص جیلخانہ میں مرگیا باقی مجرم ثابت ہوئے۔ دو کو سات سات سال کی اور دو کو پانچ پانچ سال کی قید با مشقت کی سزا ملی۔ ۲۰ سال تک وہ اس علاقہ میں داخل نہیں ہوسکیں گے۔

چند روز ہوئے قصبہ چاند پور ضلع ہگلی میں پندرہ سولہ مسلح اور بیس ہوئے ڈاکو ایک ساہوکار اور تاجر پارچہ کے گھر میں رات کے وقت مشعلیں لئے گھس آئے اس کے داماد کو سخت زدوکوب کیا مالک کو مشعل سے جھلس ڈالا اور پندرہ سو روپے کے نوٹ زیورات اور نقدی لے کر چمپت ہوگئے۔

لوکل } آج مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو کل لازمی مضامین میں امتحان انٹرنیس ختم ہوا۔ صرف اختیاری مضامین باقی ہیں۔ امسال بھی انتظام نہایت تسلی بخش رہا

سردار جگن سنگھ صاحب وکیل درجہ اول کی دختر نیک اختر کی شادی اختتام کو پہونچی۔ سردار سندر سنگھ صاحب نے ایک ہزار روپیہ خالصہ سکول لودیانہ کے واسطے عنایت فرمایا سردار جگن سنگھ صاحب نے پانچسو روپیہ دیا اور مبلغ ما صہ کی رقم مختلف طور سے خیرات کی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی بڑی کامیابی سے ہوئی اس لئے ہم ہر دو سردار صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ دولہا دولہن تا زندگانی مسرور خوش وخرم رہیں

نہایت ہی خوش قسمتی کی بات ہے کہ جے سی گموش صاحب جو اعلیٰ درجے کے انصاف پسند اور دیانت داری مجسم ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سررشتہ میں ہیں۔

ایچ مر صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو چند ماہ سے اس ضلع میں تبدیل ہوکر آئے ہیں نہایت ہی منصف مزاج ورحمدل وخلق مجسم ہیں

راوہا کشن لوکل کارسپانڈنٹ لودیانہ

رسید زر

ڈاکٹر ٹامس مداسی سنہ ۱۹۰۹ء صر بابو گوردندتا سنہ ۱۹۱۰ء صہ ۔ ڈاکٹر ایم جیمس سنہ ۱۹۱۰ء عہ منشی اللہ دتا سنہ ۱۹۱۰ء عہ ۔ مس اے ولیمس معہ بقایا سنہ ۱۹۱۰ء صر ہے۔ مسٹر قاقی ڈیوڈ ۶ ماہ سنہ ۱۹۱۰ء عہ ڈاکٹر سی ہنری سنہ ۱۹۱۰ء عہ مس ایس۔ جے ولیمس اشتہار عہ ۔ پادری سی بی سوالا سنہ ۱۹۱۰ء عہ پادری گنزو عل واسطے ۶ ماہ سنہ ۱۹۱۰ء عہ منشی گلاب خان سنہ ۱۹۱۰ء عہ مسٹر چنن خاں سنہ ۱۹۰۹ء عہ مس سٹر کلینڈ اشتہار ہے ۱۲ر پادری ولاور سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء عہ

درخواست

اخبار نورافشاں کے ناظرین سے بندہ کی التماس ہے کہ براہ کرم کوئی صاحب ۵۰ مختلف سوالات کی فہرست جو غیر اقوام نے مسیحی مذہب پر حملوں کی صورت میں پیش کئے ہیں۔ یا اگر ہوسکے تو ایک پیسہ کے کارڈ پر دو سوال تحریر کرکے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔ عین التفات ہوگی۔

خاکسار۔ ایس قیصی۔ مشن کمپونڈ نولکھا لاہور۔



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر بن سکتا ہے رپورٹ نمبر پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲؍ عہ

ہندوستان پنجاب " ۲؍

غیر ملک سے " ہے ۸؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ؍	ہے؍	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سے
پورا صفحہ	سے	مے	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُنکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُن پر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عسصہ
رومن اردو معہ راگ - - -		ہے؍
رومن اردو کاغذ کی جلد - - -		۸؍
شبد و غزلیں فارسی اردو -		۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ؍ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ؍ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار رہوتا ہے قیمت رکشا لعہ؍ سے ۱۵ عسہ تک کرو کونول لعہ؍

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی کمپچرس او ینٹمنٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پچیز ولیم املشن۔ ٹیروڈن۔ گریمالٹ سریپ۔ ساریول پلز۔ گگ لائیڈس پلز وغیرہ اور یونانی ادویہ۔ عرق خمیرہ قرص کافور۔ وطبا شیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہوا۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کر کے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایک روپیہ بارہ آنے (عہ؍) محصول ڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ رسٹور ر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی جگر و دھڑ۔ باد گولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھرنا کمی بھوک۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست پیچش ہیضہ وغیرہ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی دو روپیہ (عا؍)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے +

پتہ۔ این میتھالیس (فزیشن) پروپرائٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

پانچہزار (۵۰۰۰) روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی

میرے کا سرمہ

سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا ہے +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۲ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ۳ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۲۰ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں + **المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم! میں نے آپ کا میرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ہر روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +
راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یٰسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال +

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے +
راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو مثل اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی شے نہیں ہے اسلئے ہر کس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے +
راقم ٹی۔ ایم۔ سانگلے (؟) صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ۔ امرتسر +

۴۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے۔ آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو۔ بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے سے دھند و خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں +
راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۵۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب! تسلیم۔ میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا بعد ندرجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے +
راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں (؟) اودھ

(پادری ای۔ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیکلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)